دیگر سیرت نگاروں کے کام کا جائزہ بھی لیا جاتا تو مناسب ہوتا۔

جلد پنجم میں مکہ کے قبائلی نظام کو مکہ کی جمہوریت نما قبائلی حکومت (ص ۳۴) کہنا جدتِ اظہار تو ہوسکتا ہے لیکن حقیقت نہیں کہا جا سکتا۔ ایک خالص قبائلی نظام اور مغربی لادینی جمہوری نظام میں کافی بنیادی فرق پایا جاتا ہے۔ اسلامی ریاست اور اس سے متعلقہ اہم موضوعات میں بھی تشنگی پائی جاتی ہے۔ قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں جو موضوعات قائم کیے گئے ہیں ان میں مسلم علما کی تحقیق سے بھی استفادہ کیا جاتا تو مناسب ہوتا۔ دراصل 'انسائی کلوپیڈیا' کا لفظ اصطلاح، تاثر اور تقاضا گہرائی اور تحقیق کا مطالبہ کرتا ہے۔ 'دائرۃ المعارف' (انسائی کلوپیڈیا) کے لیے ایک اعلیٰ تحقیقی منصوبے کے ساتھ عالمی سطح پر محققین کا اپنے تخصص کے دائرے میں مضامین لکھنا بنیادی ضرورت ہے۔ اس لیے ہماری تجویز ہے کہ اسے بلند معیار بنانے کے لیے ہر موضوع کے ماہرین کو عالمی سطح پر دعوت دی جائے اور پھر ایک اعلیٰ مجلس ان مضامین کے جائزے اور نظرثانی کے بعد مذکورہ دائرۃ المعارف میں طبع کرنے کا مشورہ دے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

تکبیر حرم، سعید اکرم۔ ناشر: دارالنوادر، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

یہ ۲۰۱۱ء کے سفرِ حج کی دل چسپ اور دل گداز رُوداد ہے۔ جب مصنف کو اپنے دیرینہ خوابوں کی تعبیر ملی۔ سردیوں کی ایک صبح ریڈیو کی ایک خبر نے سعید اکرم کو چونکا دیا: ''رواں سال کے لیے حج پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر ۷/اپریل تک درخواستیں وصول کی جائیں گی''۔ اس خبر نے انھیں پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیا۔

حج اور عمرے کے سفرناموں میں اکثر زائرین مسائل اور رکاوٹوں کا ذکر کرتے ہیں۔ تاہم، سعید اکرم نے یہ سفر صبر، شکر، عاجزی اور انکسار کے ساتھ مکمل کیا، حرفِ شکایت زبان پر لانے سے اجتناب کیا۔ ہر جگہ انھوں نے ایک خاص کیفیت محسوس کی۔ جن دنوں مکہ میں تھے، باپ بیٹا اُن گلیوں اور بازاروں میں نکل جاتے جہاں گمان ہوتا کہ یہاں سے ہمارے پیارے نبیؐ بچپن میں اپنے دادا کی انگلی پکڑے گزرے ہوں گے۔

سفرنامے میں ایسا سوز و گداز ہے کہ پڑھتے پڑھتے کئی مقامات پر قاری کی آنکھیں نم

ہوجاتی ہیں۔ کتاب خوب صورت چھپی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

محفل دانش منداں، محمد اسحاق بھٹی۔ ناشر: محمد اسحاق بھٹی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، جناح اسٹریٹ، اسلامیہ کالونی، سانده، لاہور۔ فون: ۰۳۰۱-۴۰۶۸۹۱۸۔ صفحات: ۳۲۰۔ قیمت: ۶۰۰ روپے۔

جناب محمد اسحاق بھٹی، صاحبِ علم وفضل تھے۔ انھیں برعظیم پاک و ہند کے قدیم علما کے احوال وتذکار میں دسترس حاصل تھی۔ وہ ایک صحافی، محقق، مترجم اور مؤرخ اور خوش گوار طبیعت کے مالک دانش ور تھے۔ ان کی یادداشت مضبوط اور مشاہدہ گہرا تھا۔ ادبی چاشنی کے لیے بسا اوقات زیب داستان کا پھول بھی ٹانک لیتے تھے، مگر مجموعی طور پر ایک خوش کلام انسان تھے۔

زیرنظر کتاب میں انھوں نے ۲۴ شخصیات کے بارے میں یادوں کے گلدستے سے گلاب چُنے ہیں۔ یہ نثر پارے دل چسپ پیرائے میں، سادہ، شُستہ، رواں اور معلومات افزا شخصی احوال پر مبنی ہیں، کہ ایک کے بعد ایک پڑھتے ہوئے قاری کھنچتا ہی چلا جاتا ہے۔ بھٹی صاحب مسلکاً سلفی تھے مگر خوش مزاجی میں بریلوی تھے۔ اس کتاب میں شامل ہر مضمون قاری کی تشنہ لبی کو سیراب کرتا ہے۔ ایم ایم شریف، بشیر احمد ڈار اور اسماعیل ضیا پر مضامین، زندگی کا خوش رنگ تاثر ثبت کرتے ہیں۔ پروفیسر محمد سرور جامعی پر مضمون (۱۴۴-۱۷۲) تہذیب وشائستگی کی تصویر پیش کرتا ہے۔

پروفیسر سرور صاحب، مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے ناقد تھے۔ اسحاق بھٹی صاحب نے پاکستان کے بزرگ صحافی کلیم اختر (سرور صاحب کے بھانجے) کے حوالے سے یہ واقعہ نقل کیا ہے:

''۱۹۶۴ء میں ایک روز ڈائرکٹر جنرل انٹیلی جینس این اے رضوی، لاہور میں سرور صاحب کے گھر آئے۔ میں بھی وہاں موجود تھا۔ رضوی صاحب نے ان سے کہا: ایوب خاں کے مقابلے میں فاطمہ جناح صدارتی اُمیدوار ہیں اور مولانا مودودی، فاطمہ جناح کی حمایت کر رہے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ مولانا مودودی کے خلاف مضمون لکھیے''۔ تب سرور صاحب حکومت کے تحت ادارہ تحقیقاتِ اسلامی سے منسلک تھے۔ یہ بات سن کر سرور صاحب طیش میں آگئے اور بولے: ''آپ سے کس نے یہ کہا ہے کہ میں مولانا مودودی کی ذات کے خلاف ہوں، اور وہ جو کچھ کہیں یا کریں، اس کی مخالفت کروں۔ دوسری بات یہ کہ میں کسی کے کہنے پر، کسی کی مخالفت یا موافقت میں مضمون لکھتا ہوں۔ پھر یہ کہ آپ کو مجھ سے یہ کہنے کی جرأت کیسے ہوئی کہ میں کسی خاص مسئلے میں جو آپ